ردِ بدعات میں
امام احمد رضا کا کردار
پیشکش
ادارہ اہل سنت کراچی
مدیر
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری
مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

ردِ بدعات میں امام احمد رضا قدس سرہٗ کا کردار

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

ردِ بدعات میں امام احمد رضا قدّس سرّہٗ کا کردار

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتم الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصَحْبهِ أجمعين، ومَن تَبِعَهُم بِإحْسانٍ إلى يومِ الدِّين، أمّا بعد: فأعوذُ بالله مِنَ الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحْمنِ الرّحِيْم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

امام احمد رضا ... ایک ہمہ گیر شخصیت

برادرانِ اسلام! سیّدی اعلی حضرت، عظیم البرکت، امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان فاضل بریلي رحمہ اللہ تعالیٰ کا نام کسی تعارُف کا محتاج نہیں، آپ قدّس سرّہٗ کی علمی ودینی خدمات سے عرب وعجم آگاہ اور معترف ہے، آپ علیہ الرحمۃ کی ہمہ گیر شخصیت ہر زاویے سے بے نظیر وبے مثال ہے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چودھویں صدی ہجری کے عظیم مجدِّد، مفسّر، محدِّث، مؤرِّخ، مفتی اور فقیہ تھے، آپ رحمہ اللہ تعالیٰ قرآن، حدیث اور فقہِ اسلامی سمیت پچاس ۵۰ سے زائد قدیم وجدید علوم پر کامل دسترس رکھتے تھے، فلسفہ وسائنس، ریاضی وجغرافیہ، علمِ توقیت وجفر، اور بلاغت ومنطق وغیرہ کے موضوعات پر، آپ کی شاندار اور ناقابلِ تردید دلائل سے مزیّن تصانیف، اس بات کا

منہ بولتا ثبوت ہیں، ان کی اَہمیت واِفادیت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے، کہ سیّدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کو، سو ۱۰۰ سال کا عرصہ گزر جانے کے باوجود، امّتِ مسلمہ آج بھی ان کے فیوض سے مستفید ہو رہی ہے، اور یہ تعداد روز بروز بڑھتی ہی چلی جا رہی ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک ایسی عظیم اور نابغۂ روزگار شخصیت تھے، جن پر دنیا بھر کے تقریبًا دو ۲ درجن سے زائد لوگ ڈاکٹریٹ (P.H.D) کی ڈگریاں حاصل کر چکے ہیں، اور کئی حضرات آج بھی مختلف یونیورسٹیز (Universities) میں امامِ اہلِ سنّت علیہ الرحمۃ پر ایم، فِل (M.PHIL) اور پی، ایچ، ڈی کر رہے ہیں۔ برصغیر پاک و ہند میں چند دہائیوں میں، شاید ہی کسی شخصیت پر، اس کثرت سے تحقیقی کام ہوا ہو۔ آپ قدس سرہٗ نے پوری زندگی شریعتِ محمدیّہ کی پیروی، اور سنّتِ مصطفی کی ترویج واِشاعت میں بسر کی، یہی وجہ ہے کہ آج دنیا بھر میں ہر سُو، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی علمی خدمات کا چرچا ہو رہا ہے۔ آپ علیہ الرحمۃ نے وہ کارہائے نمایاں انجام دیے، جنہیں اہلِ علم ودانش کبھی فراموش نہیں کر سکتے ؏

تمہاری شان میں جو کچھ کہوں اس سے سوا تم ہو!

قسیمِ جامِ عرفاں اے شہ احمد رضا تم ہو!

مروّجہ اُمورِ بدعات وخُرافات کا ابطال

عزیزانِ محترم! امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے علومِ دینیہ کی ترویج کے ساتھ ساتھ، اپنے زمانے میں مروّجہ اُمورِ بدعات وخُرافات کا بھی بھرپور رد وابطال فرمایا، اور مسلمانوں کو ان بدعات وخُرافات سے دُور رہنے کا حکم دیا، اس سلسلہ میں متعدّد

کتب ورسائل تصنیف کرنے کے ساتھ ساتھ، سینکڑوں فتاویٰ بھی تحریر فرمائے، لیکن ستم ظریفی یہ ہے کہ جس امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی ساری زندگی، تحفظِ ناموس رسالت اور عظمتِ صحابہ واہلِ بیتِ اَطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر پہرہ دیتے، اور مسلمانوں کے عقائدواعمال کی اصلاح کرتے گزر گئی، آج انہی پر شرک وبدعت اور فروغِ منکَرات جیسے بے سر وپا نازیبا الزامات لگاکر، اُمّتِ مسلمہ کو اس بحرِ علم سے تِشنہ لب رکھنے، اور بدگمان کرنے کی بھرپور کوشش کی جارہی ہے !!۔

بے دینوں اور بدمذہبوں کا ردِ بلیغ

حضراتِ گرامی قدر! سیّدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے تحریروتقریر ہر دو محاذ پر، دلائلِ باہرہ وبراہینِ قاطعہ کے ساتھ، جس محقّقانہ انداز میں دشمنانِ صحابۂ کرام، منکِرینِ اہلِ بیت اَطہار، اور مُعاندینِ اولیاء اللہ کی علمی وتحقیقی گرفت فرمائی، وہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہی کا خاصہ ہے۔ جن بے دینوں اور بدمذہبوں کا آپ نے ردِ بلیغ فرمایا، انہیں جب آپ قدّس سرّہٗ کے عقائد ونظریات، اقوال وافعال اور تحریروں میں کوئی قابلِ گرفت چیز نظر نہ آئی، توانھوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذاتِ ستودہ صفات کو ہدفِ تنقید بنا کر، طعن وتشنیع اور جھوٹے الزامات کا غیر مہذّبانہ اور غیر منصفانہ سلسلہ شروع کردیا ع

تیرے اَعدا میں رضا کوئی بھی منصور نہیں   بے حیا کرتے ہیں کیوں شور بپا تیرے بعد!

ایک علمی خیانت

حضراتِ ذی وقار! نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے، کہ بعض فاسق وفاجر پیر

اور اُن کے جاہل مریدین، علمِ دین سے دُوری کے باعث آج بزرگانِ دین کے مزارات پر چرس و بھنگ، اور ڈھول تماشے کا اہتمام کرتے ہیں، محافلِ رقص و سرود اور سجدۂ تعظیمی جیسی بے ہودہ خُرافات و منکَرات کے مرتکب ہوتے ہیں، یہ خالصتًا ان کا ذاتی فعل اور بد عملی ہے، جو شرعًا ناجائز، حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے، مسلکِ حق اہلِ سنّت و جماعت، یا امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا، اُن فسّاق و جہّال سے کوئی تعلق نہیں، قرآن و حدیث اور ہمارے بزرگوں کی ہزاروں کتب، اِن اُمور کی حرمت و بُرائی پر شاہد عدل ہیں، لیکن اس کے باوجود بعض لوگ ان خُرافات کو، مسلکِ اہل سنّت و جماعت کے کھاتے میں ڈال کر، امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالٰی پر تنقید کے نشتر چلاتے، اور سادہ لَوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش میں لگے ہیں، یہ سراسر ایک بہت بڑی علمی خیانت ہے، جو کسی بھی صاحبِ علم کو زیب نہیں دیتی! ع

وہ بات سارے فسانے میں جس کا ذکر نہ تھا　　　وہ بات اُن کو بہت ناگوار گزری ہے

سجدۂ تعظیمی کے بارے میں امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کا نظریہ

حضراتِ محترم! سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے شعبہ ہائے دین کی مختلف جہتوں پر کام کیا، ان جہتوں میں سے ایک جہت "ردِ بدعات و منکَرات" ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنے قلمِ برق بار سے ان کی ایسی بیخ کَنی فرمائی، کہ عقائد و اعمال پر چھا جانے والی کالی گھٹا چھٹتی چلی گئی، امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالٰی کے زمانے میں بھی، پیروں کی تعظیم میں غلو کرنے والی مختلف بدعات و خرافات عروج پر تھیں، ان میں سے ایک بدعت سجدۂ تعظیمی کی تھی، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اس کے رَد میں "الزُّبدة الزَّكية لتحريم

سُجود التحیّۃ"(1) کے نام سے، باقاعدہ ایک مبسوط رسالہ تحریر فرمایا، اور اس میں متعدّد آیاتِ قرآنیہ، چالیس ۴۰ اَحادیثِ مبارکہ اور تقریباً ڈیڑھ سو ۱۵۰ فقہی نصوص سے ثابت کیا، کہ عبادت کی نیّت سے غیر اللہ کو سجدہ کرنا کفر وشرک ہے، اور تعظیم کی نیّت سے ہو تو بھی حرام ہے۔

سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کسی بھی پیر ومرشد کے لیے سجدۂ تعظیمی سے متعلق، ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں کہ "مسلمان اے مسلمان! اے شریعتِ مصطفوی کے تابعِ فرمان! جان اور یقین جان! کہ سجدہ حضرت -عزّتْ جلالُہ- کے سوا کسی کے لیے نہیں، اس کے غیر کو سجدۂ عبادت تو یقیناً اِجماعاً شرکِ مہین وکفرِ مبین ہے، اور سجدۂ تحیت (تعظیمی) بھی حرام وگناہِ کبیرہ بالیقین ہے"(2)۔

سجدۂ تعظیمی حرام وگناہِ کبیرہ ہے

ایک اَور مقام پر مزید ارشاد فرمایا: "غیرِ خدا کو سجدۂ عبادت شرک ہے، سجدۂ تعظیمی شرک نہیں مگر حرام ہے، گناہِ کبیرہ ہے، متواتر حدیثیں اور متواتر نصوصِ فقہیہ سے اس کی حرمت ثابت ہے، ہم نے اپنے فتاوی میں اس کی تحریم پر چالیس ۴۰ حدیثیں روایت کیں، اور نصوصِ فقہیہ کی گنتی نہیں، "فتاوی عزیزیّہ" میں ہے کہ اس

---

(1) دیکھیے: "فتاوی رضویہ" "کتاب الحظر والإباحۃ"، ۱۵/۴۹۵-۵۷۳۔

(2) "فتاوی رضویہ" "کتاب الحظر والإباحۃ، رسالہ "الزبدۃ الزکیۃ لتحریم سجود التحیۃ" ۱۵/۴۹۸۔

کی حرمت پر اِجماعِ اُمّت ہے "[1]۔

مزاراتِ اولیاء کا طواف

حضراتِ گرامی قدر! تعظیم کی نیّت سے مزاراتِ اولیاء کا طواف کرنا، یا انہیں بوسہ دینا بھی ممنوع ہے، امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اس کی بھی نشاندہی فرمائی، اور اس کا حکمِ شرعی بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: "مزار کا طواف جو محض بہ نیّتِ تعظیم کیا جائے ناجائز ہے؛ کہ تعظیم بالطواف مخصوص بخانۂ کعبہ ہے۔ مزار کو بوسہ دینا نہ چاہیے، علماء اس میں مختلف ہیں، اور بہتر بچنا ہے، اور اسی میں ادب زیادہ ہے!""[2]۔

بارگاہِ رسالت میں حاضری کے آداب

اسی طرح بارگاہِ رسالت میں حاضری کے آداب بیان کرتے ہوئے، امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا کہ "خبردار (روضۂ انور کی) جالی شریف کو بوسہ دینے، یا ہاتھ لگانے سے بچو!؛ کہ خلافِ ادب ہے، بلکہ (جالی شریف سے) چار ۴ ہاتھ فاصلہ سے زیادہ قریب نہ جاؤ، یہ ان کی رحمت کیا کم ہے، کہ تم کو اپنے حضور بلایا! اپنے مواجہۂ اقدس میں جگہ بخشی!""[3]۔

ایک اَور مقام پر مزید ارشاد فرمایا کہ "روضۂ انور کا طواف نہ کرو، نہ سجدہ، نہ

---

(۱) "فتاوی رضویہ" کتاب الحظر والاِباحۃ، غیرِ خدا کو سجدۂ عبادت شرک... الخ، ۱۵/۴۹۱۔

(۲) "فتاوی رضویہ" کتاب الجنائز، باب اَحوال قُربِ موت، ۷/۳۳۱۔

(۳) "فتاوی رضویہ" کتاب الحج، رسالہ "انوَر البشارۃ فی مسائل الحج والزیارۃ" ۸/۶۰۲۔

اتنا جھکنا کہ رکوع کے برابر ہو! رسول اللہ ﷺ کی تعظیم ان کی اطاعت میں ہے"[1]۔

مزارات پر بلاضرورت چادریں چڑھانا

عزیزانِ محترم! مزاراتِ اولیاء پر وُقوع پذیر ہونے والی مختلف بدعتوں میں سے، ایک بدعت بلاضرورت تہ در تہ چڑھائی جانے والی چادریں بھی ہیں، اس کی سختی سے ممانعت کرتے ہوئے سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ "جب چادر موجود ہو، اور وہ ابھی پرانی یا خراب نہ ہوئی کہ بدلنے کی حاجت ہو، تو بے کار چادر چڑھانا فضول ہے، بلکہ جو دام (مال) اس میں صرف کریں، ولیُ اللہ کی روحِ مبارک کو ایصالِ ثواب کے لیے کسی محتاج کو دے دیں"[2]۔

فرضی مزارات بنانا

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! بعض بے روزگار لوگوں نے پیری فقیری کو بطورِ دھندہ بنا رکھا ہے، انہیں نماز روزہ اور دیگر اَحکامِ شریعت سے کوئی سروکار نہیں، ان کا اوّلین مقصد صرف مال بنانا ہے۔ لہٰذا اس مقصد کے پیشِ نظر ان جعلی اور ڈبہ پیروں نے، کسی بھی ولی اللہ کا فرضی مزار بنا کر اس پر چادر وغیرہ چڑھانے، اس پر فاتحہ پڑھنے، اور اس جگہ کا اصل مزار جیسا ادب ولحاظ کرنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے، کچھ ہی عرصہ میں وہاں مصیبت کے مارے، اور حقیقتِ حال سے ناواقف

---

(۱) "فتاویٰ رضویہ" کتاب الحج، رسالہ "انور البشارۃ فی مسائل الحج والزیارۃ" ۸/۶۰۴۔

(۲) "اَحکامِ شریعت" حصّہ اوّل، مزاراتِ اولیاء، ص۸۹۔

لوگوں کی آمد ورفت کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے، نذر ونیاز کے نام پر "چندہ بکس" لگا دیا جاتا ہے، اور یوں بیٹھے بٹھائے اچھا خاصا بزنس چل پڑتا ہے۔ علماء وعوامِ اہل سنّت کو ایسے لوگوں کی حوصلہ شکنی کرنی ہوگی!؛ تاکہ مُعاشرے کے ان ناسُوروں کے سبب کسی کو اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم، یا ان کے مزارات پر حرف گیری کا موقع نہ مل سکے!۔

سیّدی اعلی حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ساری حیاتِ مبارکہ، ایسی ہی بدعات وخرافات کے خلاف قلمی جہاد کرتے گزری، فرضی مزارات کے بارے میں حکمِ شرعی بیان کرتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ "فرضی مزار بنانا اور اس کے ساتھ اصل جیسا مُعاملہ کرنا، ناجائز وبدعت ہے!"[1]۔

عورتوں کی مزارات پر حاضری

عزیزانِ مَن! آجکل مزارات پر مَردوں کی نسبت بے پردہ عورتوں کا بہت اِژدہام ہوتا ہے، اکثر دیکھا گیا ہے کہ وہ اپنی کم عقلی اور ضروری دینی علوم سے عدم آگاہی کے سبب، مزارات پر غیر شرعی اُمور کا ارتکاب کرنے سے بھی گریز نہیں کرتیں، انہیں چاہیے کہ بلا ضرورتِ شرعی اپنے گھر سے، بغیر محرم کے ہرگز باہر نہ نکلیں، اور اَحکامِ شریعت کی مکمل پاسداری کو یقینی بنائیں۔ امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مخالفین، عورتوں کی مزارات پر حاضری کا الزام بھی سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سر تھوپتے ہیں، حالانکہ امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عورتوں کی مزارات پر حاضری کے ہرگز قائل نہیں،

---

(۱) "فتاوی رضویہ" کتاب الجنائز، باب اَحوال قُربِ موت، ۷/۲۵۲۔

یہی وجہ ہے کہ جب کسی نے آپ سے اس سلسلہ میں حکمِ شرعی دریافت کیا، تو جواباً امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ "یہ نہ پوچھو کہ عورتوں کا مزارات پر جانا جائز ہے یا نہیں؟ بلکہ یہ پوچھو کہ اس عورت پر کس قدر لعنت ہوتی ہے اللہ کی طرف سے؟ اور کس قدر صاحبِ قبر کی جانب سے؟ جس وقت وہ گھر سے ارادہ کرتی ہے، لعنت شروع ہوجاتی ہے، اور جب تک وہ واپس آتی ہے ملائکہ لعنت کرتے ہیں!"[1]۔

پردہ کے بارے میں پیر اور غیر پیر کا حکم

پیروں فقیروں کے پاس بے پردہ چلی جانے والی عورتوں پر، امامِ اہلِ سنّت نے سخت برہمی کا اظہار اور پردے کی تلقین کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "پردہ کے باب میں پیر و غیرِ پیر ہر اجنبی کا حکم یکساں ہے، جوان عورت کو چہرہ کھول کر بھی سامنے آنا منع ہے!"[2]۔

اسی طرح ایک اَور مقام پر مزید ارشاد فرمایا کہ "جن اعضاء کا چھپانا فرض ہے، ان میں سے کچھ کھلا ہو، جیسے سر کے بالوں کا کچھ حصہ، یا گلے، یا کلائی، یا پیٹ، یا پنڈلی کا کوئی جزء، تو اس طور پر تو عورت کو غیر محرم کے سامنے جانا مطلقاً حرام ہے، چاہے وہ پیر ہو یا عالم!"[3]۔

---

(۱) "ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت" عورتوں کا مزارات پر جانا، حصّہ دُوم، ص۱۰۷۔

(۲) "فتاوی رضویہ" کتاب الحظر والاِباحۃ، ۱۵/۳۳۰۔

(۳) "فتاوی رضویہ" کتاب الحظر والاِباحۃ، ۱۵/۳۴۳۔

بلاضرورت قبرستان میں چراغ یا اگربتی جلانا

حضراتِ گرامی قدر! آجکل قبرستان میں اپنے پیاروں کی قُبور پر چراغ، موم بتی یا اگربتی وغیرہ جلانا ایک معمول بن گیا ہے، بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اس سے مُردے کو تسکین حاصل ہوتی ہے، اور اس کی قبر روشن ہوتی ہے، یہ سراسر جہالت اور بدعت ہے۔ امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ علّامہ عبد الغنی نابلسی رحمۃ اللہ تعالٰی کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں کہ "قبروں کی طرف شمع لے جانا، بدعت اور مال کا ضائع کرنا ہے، (اور) یہ سب اس صورت میں ہے کہ (جب چراغ جلانا) بالکل فائدے سے خالی ہو"[1]۔

قبروں کے سرہانے چراغ جلانا کیسا؟

اسی طرح اسی سوال کے جواب میں سرکار اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ، ضعیفُ الاعتقادی کے تابوت میں کیل ٹھوکتے ہوئے مزید ارشاد فرماتے ہیں کہ "جس طرح یہاں جُہّال میں رَواج ہے، کہ مُردہ کو جہاں کچھ زمین کھود کر نہلاتے ہیں، جسے عوام لحد کہتے ہیں، وہاں چالیس ۴۰ رات چراغ جلاتے اور یہ خیال کرتے ہیں، کہ چالیس ۴۰ شب رُوح لحد پر آتی ہے، اندھیرا دیکھ کر پلٹ جاتی ہے۔ یونہی اگر وہاں جُہّال میں رَواج ہو کہ موت سے چند رات تک گھروں سے شمعیں جلا کر قبروں کے سرہانے رکھ آتے ہوں، اور یہ خیال کرتے ہوں کہ نئے گھر میں بے روشنی کے گھبرائے گا، تو اس کے بدعت ہونے میں کیا شبہ ہے؟! اور اس کا پتا یہاں بھی قبروں

---

(۱) "فتاوی رضویہ" کتاب الجنائز، باب اَحوالِ قُربِ موت، رسالہ "بریق المنار" ۷/۳۰۳۔

کے سرہانے چراغ کے لیے طاق بنانے سے چلتا ہے، اور بے شک اس خیال سے جلانا، فقط اِسراف وتضییعِ مال ہی نہیں کہ محض بدعتِ عمل ہو، بلکہ بدعتِ عقیدہ ہوئی؛ کہ قبر کے اندر اِن چراغوں سے رَوشنی واَموات کا اس سے دل بہلنا سمجھا!"[1]۔

فاضل بریلوی اور اُمورِ بدعت

عزیزانِ مَن! چودہویں صدی ہجری میں، مسلمانوں کے عقائد واعمال کو داغدار کرنے والی، خُرافات اور اُمورِ بدعات کی بیخ کنی کا سہرا، بلا شک وشبہ امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سر ہے، آپ علیہ الرحمۃ نے اپنے قلم کے ذریعے اُمّتِ مسلمہ کے عقائد ونظریات کی، نہ صرف حفاظت کی، بلکہ انہیں ضعیفُ الاعتقادی کے دلدل سے باہر بھی نکالا، جسے اس بات میں ذرا سا بھی شک ہو، وہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہرۂ آفاق کتب "فتاویٰ رضویہ"، ترجمۂ قرآن "کنز الایمان" اور "اَحکامِ شریعت" وغیرہ کا مطالعہ کرے، ان شاء اللہ عزوجل تمام شکوک واَوہام رفع ودفع ہوجائیں گے!۔

ہر ایک اپنے عمل کا ذمّہ دار خود ہے

مشہور محقّق سیّد محمد فاروق القادری، معاندین ومخالفین کو امامِ اہلِ سنّت پر الزامات کی یہ روِش ترک کرنے کا مشورہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "فاضل بریلوی قدس سرہٗ برصغیر کے نامور فقیہ عبقری عالمِ دین، اور جذبۂ عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاسبان ہیں، ان کے ساتھ ساتھ وہ برصغیر کی واضح مسلم اکثریت کے مُسلّمہ پیشوا اور قائد بھی ہیں، اس

---

(۱) "فتاوی رضویہ" "کتاب الجنائز، باب اَحوالِ قُربِ موت، رسالہ "بریق المنار" ۷/۳۱۱۔

لیے ان کے بارے میں عامیانہ زبان اور سُوقیانہ طرزِ کلام ترک کردیا جائے، اختلافات کا مطلب یہ نہیں کہ ہم ان کی عظیم علمی شخصیت کا احترام بھی چھوڑ دیں۔ ان کے متعلق رائے زنی کرنے والے بیشتر علماء کے پاس اتنا علم بھی نہیں، جسے وہ پیمانہ بناکر فاضل بریلوی کا علم و فضل ماپ سکیں، اس کے علاوہ تبلیغِ دین کا منفی انداز چھوڑ کر مثبت طریقہ اختیار کیا جائے، شدّت، دُرُشتی، بدمزاجی اور کفر و شرک کے فتووں کو تبلیغ کی اساس بنانے کی بجائے، محبّت، نرمی ایک دوسرے کے احترام، اور آشتی کو مدارِ تبلیغ بناکر ہم زیادہ فائدہ حاصل کرسکتے ہیں۔ اگر انفرادی یا اجتماعی طور پر کچھ لوگ اور ادارے، بعض غیر شرعی اُمور میں مبتلا ہیں، تو ان کی ذمّہ داری یا الزام فاضل بریلوی کے کھاتے میں ڈالنے کے بجائے، انہی لوگوں پر ڈالا جائے جو ایسی باتوں کا ارتکاب کررہے ہیں!"[1]۔

علمائے اہلِ سنّت کی ذمہ داری

میرے محترم بھائیو! "ذمہ دار اور جیّد سُنّی علماء کا فریضہ ہے، کہ وہ بھی ایسے لوگوں سے اعلانیہ براءت کا اظہار کریں، ہر مولوی اور خانقاہی گدی نشین، علم و فضل میں نہ احمد رضا خاں ہے، اور نہ اسے یہ اجازت دی جاسکتی ہے کہ وہ نئے نئے مسائل پیدا کرکے، مسلکِ اہلِ سنّت کی بدنامی و سبکی کا باعث بنے! ہر مُعاملے میں مدار و معیار صرف اور صرف کتاب و سنّت کو بنایا جائے! ہر چھوٹی بڑی شخصیت کو اسی واحد کسوٹی پر پرکھا جائے! ہماری گزارش صرف اسی قدر ہے کہ فاضل بریلوی اپنے علم و فضل اور عمل

---

(۱) "فاضل بریلوی اور اُمورِ بدعت" "پس چہ باید کرد، ص۱۵۔

وعقیدے کے اعتبار سے، کتاب وسنّت کے بہت بڑے عاشق، شیدائی اور عامل تھے، ہم نہ شخصیت پرست ہیں اور نہ حق کو شخصیات میں منحصر ماننے کے غیر شرعی اصول کے قائل ہیں، ہم اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں!۔ ہم تو صرف اس مظلوم اور کُشتۂ اَغیار (غیروں کے ہاتھوں تختۂ مشق بنائی گئی) شخصیت کے بارے میں، اہلِ علم سے انصاف ودیانت کے طلبگار ہیں، جس نے پوری زندگی کتاب وسنّت کی حفاظت اور ان کی نشرواِشاعت میں گزاری، ضعیفُ الاعتقاد بےعمل متصوفین، جُہلاء اور عوام کی کم علمی سے فائدہ اٹھاکر، جھوٹی پیری مریدی کی دکانیں چمکانے والے، غیر متشرع لوگوں کا سہارا لے کر، برصغیر کی اس عبقری شخصیّت کو بدنام کرنے کا باسی حربہ اور کاروبار، اب ختم ہونا چاہیے!!"[1]۔

شریعت، طریقت، حقیقت اور معرفت

امام احمد رضا خان قدّس سرّہٗ شریعت، طریقت، حقیقت اور معرفت کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "شریعت حضورِ اقدس سیّدِ عالَم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اقوال ہیں، اور طریقت حضور کے اَفعال، اور حقیقت حضور کے اَحوال، اور معرفت حضور کے علومِ بے مثال"[2]۔

---

(۱) "فاضل بریلوی اور اُمورِ بدعت" "پس چہ باید کرد"، ص۵۱، ۵۲۔

(۲) "فتاوی رضویہ" "کتاب الحظر والاِباحۃ (سوم ۳)، تصوّف وطریقت، ۱۰۶/۱۷۔

بیعت (پیری مریدی) کی اَقسام اور شرائط وضوابط

امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بیعت (پیری مریدی) کی اَقسام اور شرائط وضوابط ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ "مرشدِ خاص جسے پیروشیخ کہتے ہیں، دو ۲ قسم ہے: **قسمِ اوّل:** شیخِ اتّصال، یعنی جس کے ہاتھ پر بیعت کرنے سے انسان کا سلسلہ، حضور پر نور سیّد المرسلین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تک متّصل ہو جائے، اس کے لیے چار ۴ شرطیں ہیں:

(۱) شیخ کا سلسلہ باتصالِ صحیح حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تک پہنچا ہو، بیچ میں منقطع نہ ہو؛ کہ منقطع کے ذریعہ سے اتّصال ناممکن ہے۔

(۲) شیخ سنّی العقیدہ ہو۔ بدمذہب گمراہ کا سلسلہ شیطان تک پہنچے گا، نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تک۔

(۳) عالِم ہو۔ **اقول:** علمِ فقہ اس کی اپنی ضرورت کے قابل کافی، اور لازم کہ عقائدِ اہلِ سنّت سے پورا واقف، کفر واسلام وضلالت وہدایت کے فرق کا خوب عارف (جاننے والا) ہو۔ ورنہ آج بدمذہب نہیں، تو کل ہو جائے گا۔

(۴) فاسقِ مُعلِن (اعلانیہ گناہ کرنے والا) نہ ہو۔ **اقول:** اس شرط پر حصولِ اتّصال کا توقّف نہیں؛ کہ مجرّد فسق باعثِ فسخ نہیں، مگر پیر کی تعظیم لازِم ہے، اور فاسِق کی توہین واجب ہے، دونوں کا اجتماع باطل ہے۔

قسمِ دُوم ۲: شیخِ اِیصال، کہ شرائطِ مذکورہ کے ساتھ ساتھ مَفاسِدِ نفس ومکائدِ شیطان (شیطان کی مکاریوں) ومصائدِ ہَوا (خواہشاتِ نفس کے حملوں) سے آگاہ ہو، دوسرے کی تربیت جانتا ہو، اور اپنے متوسِّل پر شفقتِ تامّہ رکھتا ہو، کہ اس کے عیوب

پر اسے مطّلع کرے، ان کا علاج بتائے، جو مشکلات اس راہ میں پیش آئیں حل فرمائے، نہ محض سالک ہو، نہ نِرا مجذوب۔

بیعت کی مزید اقسام

پھر بیعت بھی دو ۲ قسم ہے:

اوّل: بیعتِ برکت، کہ صرف تبرک کے لیے داخلِ سلسلہ ہو جانا۔ آج کل عام بیعتیں یہی ہیں، وہ بھی نیک نیتوں کی، ورنہ بہتوں کی بیعت دنیاوی اَغراضِ فاسدہ کے لیے ہوتی ہے، وہ خارج اَز بحث ہے۔ اس بیعت کے لیے شیخِ اتّصال (جو شرائطِ اربعہ کا جامع ہو) بَس ہے۔

دُوم ۲: بیعتِ ارادت کہ اپنے ارادہ واختیار سے یکسر باہر ہوکر، اپنے آپ کو شیخ مرشِد، ہادئ برحق، واصل بحق کے ہاتھ میں بالکل سپرد کردے، اسے مطلقًا اپنا حاکم ومالک ومتصرّف جانے، اس کے چلانے پر راہِ سُلوک چلے، کوئی قدم بے اِس کی مرضی کے نہ رکھے، اس کے لیے اس کے بعض اَحکام، یا اپنی ذات میں خود اس کے کچھ کام اگر اس کے نزدیک صحیح نہ معلوم ہوں، تو انہیں اَفعالِ خضر علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے مثل سمجھے، اپنی عقل کا قصور جانے، اس کی کسی بات پر دل میں بھی اعتراض نہ لائے، اپنی ہر مشکل اس پر پیش کرے۔ غرض اس کے ہاتھ میں مُردہ بدستِ زندہ ہوکر رہے، یہ بیعتِ سالکین ہے"[1]۔

---

(۱) "فتاوی افریقہ" ص۱۲۳-۱۲۶ ملتقطاً۔

غیرِ عالم کا وعظ وبیان سننا!

جاہل واعظین وذاکرین کی مجالس میں شرکت کے بارے میں امامِ اہلِ سنّت فرماتے ہیں: "اگر واعظ اکثر واعظانِ زمانہ کی طرح، کہ جاہل ونا عاقل وبیباک وناقابل ہوتے ہیں، مبلغِ علم کچھ اشعار خوانی، یا بے سر و پا کہانی، یا تفسیر مصنوع یا تحدیث موضوع، نہ عقائد کا پاس نہ مسائل کا احتفاظ، نہ خدا سے شرم نہ رسول کا لحاظ! غایتِ مقصود پسند عوام اور نہایتِ مراد جمعِ حطام، یا ذاکر ایسے ہی ذاکرین غافلین مبطِلین جاہلین سے، جو رسائل پڑھیں تو جہال مغرور کے، اشعار گائیں تو شعراءِ بے شعور کے، انبیاء کی توہین، خدا پر اتہام، اور نعت ومنقبت کا نام بدنام! جب تو جانا بھی گناہ بھیجنا بھی حرام، اور اپنے یہاں انعقاد مجمعِ آثام، آج کل اکثر مواعظ ومجالسِ عوام کا یہی حال پُر ملال، فإنّا لله وإنّا إليه راجعون!"[1]۔

وعظ کہنا عالم کا منصب ہے، جاہل کو اجازت نہیں

امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے سوال ہوا کہ "ایک شخص اسلام وایمان وشرع شریف کے اَحکام جانتا ہے، اور لوگوں کو گناہ سے بچنے کی ہدایت اس آیتِ مبارکہ کے وسیلے سے: ﴿فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى﴾ کر سکتا ہے یا

(۱) "الفتاوی الرضویہ" کتاب الحظر والإباحۃ، رسالہ "مروج النجا" ۱۵/۳۶۲، ۳۶۳۔

نہیں ؟" آپ نے جواب لکھا کہ "اگر عالم ہے تو اس کا یہ منصب ہے، اور جاہل کو وعظ کہنے کی اجازت نہیں، وہ جتنا سنوارے گا، اس سے زیادہ بگاڑے گا!"[(۱)]۔

دعوتِ میّت

جب کسی گھر میں میّت ہوجائے، اور وہاں پہلے دن سے تیسرے روز تک، کھانا وغیرہ ان گھر والوں کی طرف سے، اس اہتمام سے ہو جیسے شادی بیاہ کے موقع پر ہوتا ہے، بسا اوقات ہاتھ میں مال نہ ہونے کی صورت میں، قرض لے کر یہ سب اہتمام کیا جاتا ہے، اگر بلا سود قرض نہ ملے تو سودی قرض بھی لے لیا جاتا ہے۔ اس بارے میں امامِ اہلِ سنّت نے فرمایا کہ "سبحان اللہ! اے مسلمان! یہ پوچھتا ہے جائز ہے، یا کیا؟ یوں پوچھو کہ یہ ناپاک رسم کتنے قبیح اور شدید گناہوں، سخت وشنیع خرابیوں پر مشتمل ہے؟!"[(۲)]۔

ماتم اور تعزیہ داری

مروّجہ تعزیہ داری کے بارے میں فرمایا کہ "تعزیہ جس طرح رائج ہے، یہ ضرور بدعتِ شنیعہ ہے ...، شیعوں سے تشبیہ کے سبب بھی اس کی بھی اجازت نہیں۔ یہ جو باجے، تاشے، مرثیے، ماتم، برق پری کی تصویریں، تعزیے سے مرادیں

---

(۱) "الفتاوی الرضویہ" کتاب الحظر والإباحۃ، وعظ کہنا عالم کا منصب۔۔۔ الخ، ۱۶/۱۸۹، ۱۹۰۔

(۲) "الفتاوی الرضویہ" کتاب الجنائز، رسالہ "جلي الصوت" ۹/۳۳۹۔

مانگنا، اس کی منتیں ماننا، اسے جھک جھک کر سلام کرنا، سجدہ کرنا وغیرہ وغیرہ بدعاتِ کثیرہ اس میں ہوگئی ہیں، اور اب اسی کا نام تعزیہ داری ہے، یہ ضرور حرام ہے!۔

مرثیہ خوانی

اکثر روافض کے مرثیے تبرّا پر مشتمل ہوتے ہیں، اگرچہ جاہل نہ سمجھیں، اور نہ بھی ہو تو جھوٹی ساختہ روایتیں، خلافِ شرع کلمات، اہلِ بیتِ طہارت کی (معاذ اللہ) نہایت ذلت کے ساتھ بیان، اور سرے سے غم پروری کے مرثیے کس نے حلال کیے؟ حدیث میں ہے: «نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْمَرَاثِي»[1]

"رسول اللہ ﷺ نے مرثیوں سے منع فرمایا"[2]۔

شادیوں اور شبِ براءت میں آتشبازی حرام ہے

شادی بیاہ اور شبِ براءت میں ہونے والی آتش بازی، اور دیگر رسومات کے بارے میں امامِ اہلِ سنّت نے فرمایا کہ "آتش بازی جس طرح شادیوں اور شبِ براءت میں رائج ہے، بے شک حرام اور پورا جرم ہے؛ کہ اس میں تضییعِ مال ہے ...، اسی طرح یہ گانے بجانے کہ جو ان بلاد میں معمول ورائج ہیں، بلا شبہ ممنوع

---

(١) "سنن ابن ماجه" باب ما جاء في البكاء عن الميّت، ر: ١٥٩٢، صـ٢٦٦.

(٢) "الفتاوی الرضویہ" "کتاب الحظر والاباحۃ، تعزیہ داری اور بدعات کا بیان، ۱۶/۶۴۵ملتقطاً۔

وناجائز ہیں ...، جس شادی میں یہ حرکتیں ہوں مسلمانوں پر لازم ہے، کہ اس میں ہرگز شریک نہ ہوں!"[1]۔

نیاز لنگر وغیرہ لُٹانا

چھتوں وغیرہ سے روٹیاں اور بسکٹ وغیرہ پھینکنے، اور انہیں لوٹنے والوں کے بارے میں امامِ اہلِ سنّت تحریر فرماتے ہیں کہ "یہ خیرات نہیں، شرور و سیّئات ہے! نہ ارادۂ وجہ اللہ کی یہ صورت ہے، بلکہ ناموری اور دکھاوے کی، اور وہ حرام ہے! رزق کی بے ادبی اور ضائع کرنا گناہ ہے!"[2]۔

دعا

اے اللہ! ہم سب کو امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا قدّس سرّہٗ کے فیوض وبرکات سے مالامال فرما، ہمیں بدعات وخُرافات سے بچنے اور کتاب وسنّت کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق دے، ہمیں اور ہماری آنے والی نسلوں کو بھی بزرگانِ دین کے عقائد ونظریات پر پہرہ دینے کی توفیق دے، مختلف فتنوں کے رُوپ میں یہود ونصاریٰ کی طرف سے اسلام کے خلاف ہونے والی سازشوں کو ناکام بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، اس میں سستی وکاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اخلاص کی دولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی

---

(۱) "الفتاوی الرضویہ" کتاب الحظر والاباحۃ، رسالہ "هادي الناس" ۸۸/۱۲، ۸۹ملتقطاً۔

(۲) "احکامِ شریعت" حصہ اوّل، خیرات کا ناجائز طریقہ، ص۱۳۲۔

انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت والفت کو اَور زیادہ فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ کو قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، ہمارے کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما۔

الٰہی! تمام مسلمانوں کی جان، مال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، جن مصائب وآلام کا انہیں سامنا ہے، ان سے نَجات عطا فرما۔ ہمارے وطنِ عزیز کو اندرونی وبیرونی خطرات وسازشوں سے محفوظ فرما، ہر قسم کی دہشتگردی، فتنہ وفساد، خونریزی وقتل وغارتگری، لُوٹ مار اور تمام حادثات سے ہم سب کی حفاظت فرما۔ اس مملکتِ خداداد

کے نظام کو سنوارنے کے لیے ہمارے حکمرانوں کو دینی و سیاسی فہم و بصیرت عطا فرما کر، اِخلاص کے ساتھ ملک و قوم کی خدمت کی توفیق عطا فرما، دین و وطنِ عزیز کی حفاظت کی خاطر اپنی جانیں قربان کرنے والوں کو غریقِ رحمت فرما، اُن کے درجات بلند فرما، ہمیں اپنی اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کی سچی اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن و سنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالَم ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی مَحبت، اور اِخلاص سے بھرپور اطاعت کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا و آخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفی کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے ہمیں وافَر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بندہ بنا، اے اللہ! تمام مسلمانوں پر اپنی رحمت فرما، سب کی حفاظت فرما، اور ہم سب سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّةِ أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.